فون نمبر ۲۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No.

21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

رات بے چینی رہی۔ نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ کھانسی کی تکلیف بھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

سرحدوں پر فوجی نقل و حرکت بند نہ کی گئی تو چینی فوجیں بھارت میں داخل ہو جائیں گی

سرحد پر بھارتی فوجی سرگرمیوں کے خلاف بھارت کو کمیونسٹ چین کا شدید انتباہ

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ کمیونسٹ چین نے بھارت کو دھمکی دی ہے کہ اگر بھارت نے اپنی شمالی سرحد پر فوجوں کی نقل و حرکت بند نہ کی، تو کمیونسٹ چین اپنی فوجیں بھارت میں داخل کر دے گا۔ کمیونسٹ چین نے چین بھارت سرحد پر بھارتی فوجی سرگرمیوں میں اضافے اور نئی چوکیاں قائم کئے جانے کے خلاف بھارت سے احتجاج کیا ہے۔ —— کمیونسٹ چین کی اس دھمکی کا انکشاف وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹ چین نے بھارت کے جن علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے، ہم انہیں ہر صورت میں واپس حاصل کریں گے، خواہ اس کے لئے ہمیں جنگ ہی کیوں نہ لڑنی پڑے۔ پنڈت نہرو نے کمیونسٹ چین کو خبردار کیا کہ اگر چینیوں نے میکموہن لائن عبور کرنے کی کوشش کی تو بھارت مقابلہ کرے گا۔ اور انہیں پیچھے دھکیل دے گا۔ پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں مزید بتایا کہ کمیونسٹ چین نے سرحد پر بھارتی فوجوں کی سرگرمی اور نئی چوکیاں قائم کئے جانے کے بارے میں شکایت اپنے ایک مراسلہ میں کی ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے ارکان نے چین سے متعلق بھارتی حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی۔ پنڈت نہرو نے اس نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا ہماری خواہش یہ ہے کہ جنگ سے احتراز کیا جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم گھٹنے ٹیک دیں گے۔ آپ نے کہا ہم چین سمیت تمام ممالک سے دوستی کے خواہاں ہیں۔ لیکن اگر ہم مجبور کر دیئے گئے۔ تو ہم چین سے جنگ کریں گے۔

وزیر اعظم میکملن ۲۱ دسمبر کو صدر کینیڈی سے ملاقات کریں گے

بین الاقوامی صورت حال پر اہم گفتگو ہو گی

واشنگٹن ۶ دسمبر۔ وائٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ صدر کینیڈی ۲۱ اور ۲۲ دسمبر کو برمودا میں وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن سے صلاح مشورہ کریں گے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان مسٹر سالنگر نے بتایا دونوں راہنما محسوس کرتے ہیں کہ بعض مغربی حکومتوں کے سربراہوں میں کچھ عرصہ سے جوابات جیت جاری ہے۔ اس کے سلسلہ میں امریکہ اور برطانیہ کے سربراہوں کو بھی بین الاقوامی صورت حال پر گفتگو کرنی چاہیئے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج کل زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین کی نمایاں کامیابی

ربوہ —— حال ہی میں گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ منعقد ہوا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے بھی شرکت کی اور خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ سید مشہود احمد شاہ دوم اور محمود الیس کرنشی چہارم رہے یاد رہے کہ اس مباحثہ میں پاکستان کے مختلف کالجوں کے ۲۰ مقررین نے حصہ لیا تھا۔ —— احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہمارے مقررین کے لئے مبارک کرے۔ نیز میں آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

(سکرٹری کالج یونین)

سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۱ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں علمائے سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر اصحاب میں سے حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول اور شہید احمدیت حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہما کی سیرت اور عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالیں گے۔

اس جلسہ میں ربوہ کے جملہ خدام کی حاضری لازمی ہے۔ دیگر مقامی احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر سلسلہ احمدیہ کے ان جلیل القدر بزرگوں کی سیرت کے اذکار مقدسہ سے مستفید ہوں۔

(مہتمم مجلس مقامی ربوہ)

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مورخہ ۷ دسمبر بروز جمعرات بوقت بارہ بجے کالج ہال میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام "مذہبی گفتگو کے آداب از روئے قرآن مجید" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

سکرٹری مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ڈنمارک مشن کا ایڈریس

ہمارے ڈنمارک مشن کا ایڈریس حسب ذیل ہے۔

Syed Kamal Yousaf Sb
Rosenvaengets Alle 5
Copenhagen
Denmark

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۶۱ء

اسلام کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے

مسلمان آجکل جس مصیبت کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ یہ کوئی آج کا روگ نہیں ہے بلکہ سمجھنا چاہیئے کہ صدیوں کا گھن ہے۔ جو اندر ہی اندر مسلمانوں کو کھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور درد مند دل شروع ہی سے اس کے متعلق شور و غوغا برپا کرتے چلے آ رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہ بات کوئی ہم ہی نہیں کہہ رہے۔ ہر طرف سے یہی آواز بلند ہو رہی ہے چنانچہ صدر مملکت سے لیکر ادنےٰ سے ادنےٰ صاحب دل فرد کے دل سے یہی آواز نکل رہی ہے۔ چنانچہ آپ آج کا کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس میں یہی رونا رویا گیا ہوگا۔ ذیل میں ہم ایک دینی ہفت روزہ سے بطور نمونہ ایک تازہ رشحۂ قلم کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ یہ معاصر نہایت درد مندی سے لکھتا ہے کہ

صدر مملکت فرماتے ہیں — اور ہم آپ سبھی اپنے دائرہ اثر و کار کی حد تک روزمرہ یہی کہتے ہیں — کہ اگر دنیا و آخرت کی فلاح مطلوب ہے اور پاکستان کی ترقی اور استحکام محبوب ہے تو ہمیں سچے اور پکے مسلمان بنکر زندگی گزارنی چاہیئے مگر سوال یہ ہے کہ یہ کلمہ حق جتنی بلند آہنگی اور کثرت تکرار کے ساتھ کہا جاتا ہے یہ کیا تماشہ ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی اتنی تیز رفتاری سے اسلام سے دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اور حکمرانوں سے عوام تک حالت یہ ہے کہ کل جن کے ہاں تہجد کا اہتمام ہوتا تھا۔ آج ان کے خاندان کے اکثر افراد فرض نمازوں کو ترک کر کے لہو و لعب اور فحاشی تک میں مبتلا ہو چکے ہیں جن خاندانوں کا طرۂ امتیاز شرم و حیا کی زندگی تھی۔ آج کی بہو بیٹیاں کھلے بندوں بازاروں کلبوں اور سینما ہالوں کی زینت بنی دکھائی دیتی ہیں۔ جن کنبوں اور برادریوں کا اوڑھنا بچھونا شرافت و نجابت تھی۔ آج ان کی نوخیز نسل رقص و موسیقی کی دلدادہ ہے۔ اور ان کے ہاں جو بوڑھے افراد ہنوز زندہ ہیں، وہ اس انقلاب احوال پر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔

ممکن ہے کہ کوئی صاحب تنگ نظر اور قدامت پرست کا طعنہ کر کے ان گزارشات سے منہ موڑ لیں۔ ان کی خاطر ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ چلئے اگر آپ کے نزدیک عفت، عصمت، شرم، حیا، اور دوسری اخلاقی قدریں کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ تو آپ اس بات کے تو قائل ہوں گے ہی کہ دنیا میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے اتنی بات تو ناگزیر ہے کہ انسان تجارت میں سچ بولے۔ لین دین میں معاملے کا کھرا ہو۔ گواہی دے تو سچی ہو وعدہ کرے تو پورا کرے۔ اس کے دل میں قومی غیرت ہو۔ اس کے کردار میں اتنی پختگی تو کم از کم ہو کہ وہ ملی اور ملکی امور و مسائل کو ذاتی مقاصد پر ترجیح دے اگر اس نقطۂ نظر کو اسلام کی تعبیر کے طور پر چند لمحات کے لئے تسلیم کر لیا جائے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہماری قوم تجارت میں۔ معاملات میں۔ گفتگو میں۔ معاہدات کی پابندی میں کس مائل بہ زوال ہے یا عروج و ارتقا کی منازل طے کر رہی ہے۔ اگر کوئی شخص آنکھوں پر پٹی باندھے زندگی نہیں گزار رہا ہے۔ تو وہ گواہی دیگا کہ ہم بڑی تیزی کے ساتھ ان اخلاق سے محروم ہو رہے ہیں۔ جو انسانیت کے بنیادی اخلاق ہیں۔ اور جن سے تہی دامن ہو کر کوئی قوم اس دنیا میں کبھی بھی ہلاکت و بربادی سے محفوظ نہیں رہی ....

ہاں تو سوال یہ ہے کہ مسجد کے منبر سے ایوان صدر تک بتکرار اعادہ لوگوں کو سچے اور پکے مسلمان بننے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ مگر نتیجہ اس کے سوا کچھ بھی برآمد نہیں ہو رہا۔ کہ سچے اور پکے تو الگ رہا۔ کچے اور سچ جھوٹ۔ دونوں سے کام لینے والے افراد بھی روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں اور معاشرہ بڑی تیزی سے اسلام سے دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔ ایسا کیوں ہوا کہ نہ منبر کا وعظ موثر ہے۔ اور نہ صدر کی تقریریں ہوا کا رخ بدل رہی ہیں؟

اس کے بعد معزز معاصر معاشرے کے مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیتا ہے اور ایک ایک شعبے میں موجودہ مسلمانوں کے کردار یا بدکرداری پر انگلی رکھ کر بتاتا ہے کہ کس طرح آج کا مسلمان اخلاق سے مبرا و معرا ہو چکا ہے۔ آخر میں اپنی بے بسی و بے کسی کو معاصر ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"ہم سب مشغول و منہمک تو ہیں تو ان کارہائے نمایاں میں اور توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے چند مقالات، چند مضامین، چند ادارتی تبصروں اور چند تقاریر سے لوگ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں گے۔ سوچئے کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ حالت کہ عملاً ہم غیر اسلامی نظام زندگی کو جو ہمیں وراثۃً انگریز سے ملا۔ جو سر تا قدم اسلام سے انحراف سے عبارت ہے۔ جس نے ہماری زندگیوں کو اسلامی روح سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ ہم دامے، درمے، قدمے سخنے قوت سے طاقت سے اور پروپیگنڈے سے اس نظام زندگی کو مستحکم کرنے میں مصروف ہیں اور اسی کو باقی رکھنے پر مصر ہیں۔ لیکن ہم یہ آرزو بھی رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے عوام اس سے بالکل مختلف نظام حیات۔ یعنی اسلام کو بطور ایمان و عقیدہ تسلیم بھی کریں۔ اور اس کے مطابق خود ڈھل بھی جائیں۔ یہ عمل اور یہ آرزو، ان دونوں میں سے کامیابی کس کے لئے مقرر ہوگی؟

ہم اپنی صلاحیت کی کمی، اپنی ناتوانی اپنی کمزوری، اپنی بے مائیگی، اپنے فروتر مقام اور اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اپنی اس نحیف آواز کو اونچے ایوانوں تک پہونچانے پر قادر نہیں ہیں۔ ہم اپنے ہاتھ میں وہ صور اسرافیل نہیں رکھتے۔ جو اس سرزمین کے خوابیدہ انسانوں کو جگا دے۔ ہم اپنے کلمات میں وہ انقلابی قوت نہیں پاتے جو دلوں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اور ہم عمل و تقویٰ کا وہ سرمایہ بھی اپنے دامن میں نہیں پاتے۔ جو تھوڑی بات کج مج بیان اور ادھورے کلمات کو اتنا موثر بنا دیتا ہے۔ کہ ان سے قلوب انسانی حیات نو سے ہمکنار ہو جاتے ہیں — یہ چیزیں ہمیں نہیں ملیں جو کچھ میسر آیا۔ اس سے مقدور بھر کام لے رہے ہیں۔ اپنے اضطراب کا اظہار بڑی حد تک بے کم و کاست کئے دیتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ مصرف القلوب کسی ایسی تجدیدی قوت کو برپا فرمائیں گے جو اس عجیب ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دے۔ اور جو رائج نظام زندگی کو توڑ پھوڑ کر اس کے خرابے سے پاک اور صالح اسلامی زندگی کا قالب تیار کرے۔"

اس عبارت کے آخری الفاظ نہایت اہم ہیں۔ ان الفاظ سے نہ صرف معاصر کی بے بسی اور بے کسی واضح ہوتی ہے۔ بلکہ ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ معاصر بالکل مایوس ہو چکا ہے۔ اسکو اپنی ہمت و عزم اور سعی و کوشش پر کوئی بھروسہ نہیں رہا۔ بلکہ وہ ایک معجزہ کا طلب گار ہے ایک ایسی قوت سے استمداد کر رہا ہے جو انسانی قوتوں سے بالاتر ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ دعا کر رہا ہے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو ہی اب مسلمانوں کی مدد کرے تو اس کی حالت بدل سکتی ہے ورنہ نہیں۔ یہ دعا فطری ہے۔ جب انسان ایسی حالت کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ اس کو چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی قوتیں جواب دے چکی ہیں۔ تو اس کا آخری سہارا وہی ذات ہوتی ہے۔ جو سب سہاروں کا سہارا ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ ہی میں ہمیں دعا کرنا سکھایا ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد طلب کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ دعا انسان کے ہر عمل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اگر مسلمان اس کو مدنظر رکھتے تو ان کو کبھی مایوسی کے یہ دن دیکھنے نہ پڑتے۔ لیکن جب موجودہ ماحول نے اس کو اپنی تدابیر سے بالکل مایوس کر دیا ہے۔ تو یہ دعا ایک مسلمان کے لئے یقیناً ایک فطری چیز ہے۔

افسوس یہ ہے کہ آج کا مسلمان یہ امر بالکل بھول گیا ہے۔ کہ اسلام جس نے جو اخلاقی منشور قرآن کریم کی صورت میں دنیا کو دیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور جو کچھ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ آج کا مسلمان یہ بالکل فراموش کر بیٹھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف ایک بار نہیں کئی بار ایک پیرائے میں نہیں بلکہ کئی کئی پیرایوں سے بتایا ہے۔ کہ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اسلام کا مالک اور والی ہے۔ اسلام کی ترویج اور تبلیغ اور تجدید و احیاء انسانی تدبیروں کی مرہون نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کو بھی یہی خطاب فرمایا ہے کہ

ان علیک الا البلاغ

یعنی اے رسول تمہارا کام صرف بلاغ ہے۔

فلعلک باخع نفسک
علی اثارھم ان لم یؤمنوا
بھذا الحدیث اسفا

یعنی پس کیا تو مارے غم کے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

سچی بات یہ ہے کہ آج مسلمان نے اللہ تعالیٰ کو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور آج دنیا والوں کی تدابیر کو دیکھ کر وہ بھی ایمان کھو بیٹھا ہے۔ اور سمجھنے لگا ہے۔ کہ بس جو کچھ ہوگا انہی کی تدبیروں سے ہی ہوگا۔ اور تدبیروں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ معاصر کی طرح بالکل مایوس بھی ہے۔ مگر اس کا جو فطری نتیجہ ہونا چاہیئے۔ اس سے معاصر کی طرح ہی بے پرواہ ہے۔

قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک بات کو صاف صاف بیان کر دیا ہوا ہے۔ اس نے تو یہاں تک فرما دیا ہوا ہے۔ کہ قرآن کریم کو چونکہ ہم نے نازل کیا ہے۔ ہم ہی اس کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون۔

یہی نہیں بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس کی وضاحت بھی فرما دی ہوئی ہے۔ اور حدیث مجددین سے صاف معلوم ہو جاتا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ورود
● مختلف ممالک کے معززین کی آمد ● پبلک جلسے ● دو افراد کا قبول اسلام
● سہ ماہی رپورٹ

از مکرم صلاح الدین خانصاحب بنگالی سٹاف وکالت تبشیر ربوہ

(قسط نمبر ۲)

ماہ اکتوبر میں نائیجیریا کے چند وزراء مع ہالینڈ کے ایک گائیڈ کے جو وزارت اقتصادیات سے متعلق تھے مشن ہاؤس تشریف لائے اور پندرہ منٹ کے قریب ٹھہرے۔ اس تھوڑے وقت میں انہوں نے مسجد اور مسجد کے باہر ترتیب سے رکھی ہوئی کتابیں دیکھیں۔ اسکے علاوہ میٹنگ روم میں دیوار سے آویزاں مساجد اور مختلف مواقع کی خاص خاص تصاویر بھی دیکھیں اور چند ایک باتیں دریافت کیں انہوں نے کہا ہمارے پروگرام میں بالکل گنجائش نہیں تھی لیکن یہ سُن کر کہ یہاں ایک مسجد بھی ہے ہم نے کہا جیسے بھی ہو اسے دیکھنا ضرور ہے افسوس ہے کہ وقت نہیں ہے ورنہ ہم تسلی سے بیٹھ سکتے۔

امریکہ کی طرف سے ہر سال مختلف ممالک کے بچوں کے اجتماع کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ اس طور پر مختلف ممالک ایک دوسرے سے قریب ہوں۔ اس سال یہ اجتماع ہیگ میں ہوا۔ اس میں مصر کے بھی چند بچے شامل ہوئے یہ ننھے طلبہ اپنے نگران کے ساتھ آئے ہوئے تھے یہ نگران خواتین اپنے بچوں کو لیکر مشن ہاؤس بھی آئیں۔ اور دیر تک بیٹھی رہیں مکرم حافظ صاحب نے انہیں مختلف ممالک میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی ساعی سے آگاہ کیا مسجد دیکھ کر انہیں بڑی خوشی ہوئی اور اس جذبہ میں انہوں نے دوگانہ نفل ادا کئے۔ ۱۱ر اکتوبر کو بھی چند نوجوان مصری طلباء کا ایک وفد مسجد آیا۔ ۱۶ر اکتوبر کو امسٹرڈم کے ایک ہفتہ وار رسالہ کے ایڈیٹر تشریف لائے اور انہوں نے دیر تک جناب امام صاحب مسجد ہالینڈ سے انٹرویو کیا۔ اس انٹرویو کے عنقریب شائع ہونے کی توقع ہے۔

پبلک جلسے

۲۳ر اگست کو شام کے ۸ بجے مسجد میں سیرت النبیؐ کا جلسہ ہوا جو بہت کامیاب رہا۔ اس میٹنگ کے لئے اڑھائی صد کے قریب دعوت نامے سائیکلوسٹائل کرکے احباب کو پہلے ہی بھجوا دیئے گئے تھے۔ ڈاکٹر میلما جو امسٹرڈم میں ٹراپیکل انسٹی ٹیوٹ میں اسلامک ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر ہیں۔ آج کے جلسہ میں انہی کی تقریر رکھی گئی تھی۔ تقریر سے قبل مختصر سی دعوتِ طعام بھی تھی جس میں ڈاکٹر میلما اور چند دیگر احباب شامل تھے۔ جب ساڑھے سات بج گئے تو ایک ایک دو دو احباب آنے لگے۔ انہیں خوش آمدید کہہ کر ہال میں بٹھایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے تک ہال بالکل بھر گیا۔ حاضرین میں نوجوان ادھیڑ عمر خواتین مسلم غیر مسلم سبھی قسم کے دوست تھے اور بعض اہم اشخاص اور بہت سے اہل علم بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ پورے آٹھ بجے مسٹر فونتر ایک ڈچ نومسلم کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور صدر صاحب کے افتتاحی کلمات کے بعد ڈاکٹر میلما نے ڈچ زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی سیرت طیبہ پر تقریر شروع کی۔ ڈاکٹر میلما نے بڑے اچھے انداز میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تقریر کے بعد چند سوالات ہوئے جن کا ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا اور مکرم امام صاحب مسجد ہالینڈ نے بھی بعض پہلوؤں کی تشریح فرمائی تقریر کے بعد مکرم حافظ صاحب نے حاضرین کے سامنے حج بیت اللہ کی سلائیڈز پیش کیں۔ ہر تصویر کے پردہ پر ابھرنے پر ڈاکٹر میلما اس کا تعارف کرا دیتے۔ اس طرح اس عظیم انسان رسول خداؐ کی پاکیزہ زندگی کے روح پرور حالات سننے کے بعد حاضرین نے ان مقامات مقدسہ کا بھی ایک رنگ میں نظارہ کر لیا۔ جہاں نبی پاک نے اسوہ حسنہ بن کر زندگی کے مختلف مراحل گزارے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ سامعین نے بڑی دلچسپی سے تقریر سنی۔ آغاز کارروائی میں ہی ہال بالکل بھر گیا تھا۔ بعد میں آنے والوں کو ملحقہ کمرہ میں بٹھانا پڑا۔ حاضرین کی تعداد اس جلسہ میں اسی سے زائد تھی۔ جلسہ کے اختتام کے بعد کئی احباب نے مسجد کے اندر جاکر اس کو دیکھا۔ ہمارا لٹریچر جو انگریزی ڈچ اور دیگر زبانوں میں ہے دیکھا اور چند ایک دوستوں نے خریدا بھی ہے۔

سات اکتوبر کو ایک چرچ سے متعلق انسٹی ٹیوٹ کے چالیس کے قریب طالبات اور طلبہ کا ایک گروپ شام کے ۸ بجے مشن ہاؤس آیا۔ مکرم حافظ صاحب نے ان کے سامنے تقریباً پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ طلبہ نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ تقریر سنی۔ ان میں سے بعض ساتھ کے ساتھ نوٹ بھی لیتے رہے ہیں۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ بعض طلبہ اور طالبات نے جو خاص دلچسپی لے رہے تھے کئی کئی مرتبہ سوال کئے جن کا مکرم حافظ صاحب نے تسلی بخش جواب دیا۔ تقریر اور سوالات کے بعد جناب حافظ صاحب نے حج بیت اللہ کی سلائیڈز بھی دکھائیں۔

اسی ماہ کے آخری ایام میں مشن ہاؤس میں ایک اور کامیاب میٹنگ ہوئی ایک مشہور ایسوسی ایشن قائم ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے ممبرز اکثر ادھیڑ عمر کے تعلیم یافتہ اور سنجیدہ قسم کے ہیں۔ ہر ممبر کے پاس ایک شناختی کارڈ ہے۔ میٹنگ کا آغاز ۸ بجے رکھا گیا سیکرٹری جو ایک ادھیڑ عمر کی خاتون ہیں ساڑھے سات بجے ہی آگئیں۔ اسکے بعد جو بھی ان کا ممبر اندر داخل ہوا سیکرٹری صاحبہ نے اس کا کارڈ دیکھ کر اسے ہال کے اندر بٹھایا۔

آٹھ بج کر چند منٹ اوپر ہوئے تو اس ایسوایشن کے صدر نے اپنے ممبران کو مخاطب کرکے بتایا کہ اب امام مسجد ہالینڈ مسٹر حافظ آپ کے سامنے اسلام کے متعلق تقریر فرمائیں گے سب ممبران متوجہ ہوکر بیٹھ گئے۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ڈچ زبان میں تقریر شروع کی اور قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر بڑے اچھے انداز میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ تقریباً پون گھنٹہ تک تقریر ہوئی اسکے بعد سوالات ہوئے اور بالآخر انہیں اسلامی ممالک خاص طور پر حج بیت اللہ کی سلائیڈز دکھائی گئیں۔ سب حاضرین نے نہایت غور سے ساری تقریر سنی۔ سلائیڈز دیکھیں۔ سامعین کی تعداد ۶۰ کے قریب تھی اور سب اسی ایسوسی ایشن کے ممبرز تھے جلسہ کے اختتام پر ایسوسی ایشن کی سیکرٹری صاحبہ سے تھوڑی دیر گفتگو کا موقعہ ملا۔ خاکسار کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اس ایسوسی ایشن کے اکثر و بیشتر ممبر وہ ہیں جو اپنی عمر کا ایک حصہ انڈونیشیا میں گذار چکے ہیں اب مجبوراً انہیں وہاں سے نکلنا پڑا ہے لیکن ہمیں اس ملک سے اور ملک والوں سے محبت ہے اور ہماری ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان یہ بُعد ختم ہو جائے اور ایک برادرانہ فضا ہو۔ میں نے کہا خدا آپ کی یہ نیک خواہش پوری کرے۔ لیکن کیا آپ نہیں چاہتیں کہ اس مقصد میں حقیقی کامیابی کے لئے ہم سب مذہبی لحاظ سے بھی بھائی بھائی ہو جائیں۔ اور اسلامی اخوت کو اختیار کریں۔ جس میں رنگ۔ نسل اور قومیت وغیرہ کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ہنس کر کہنے لگیں۔ ہاں ہاں اسی لئے تو میں اپنے ممبران کو لے کر یہاں آئی ہوں تاکہ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور مسلمانوں سے قربت ہو۔

مجالس میں شرکت و تقاریر

مشن ہاؤس میں پبلک جلسوں۔ زائرین سے گفتگو اور لٹریچر دینے کے علاوہ اسی دوران میں متعدد مجالس میں شرکت کی گئی اور تقاریر کا بھی موقع ملا۔ چنانچہ مکرم جناب حافظ صاحب ۲ مرتبہ سوسائٹی کے طلبہ کی جو تقاریب میں شرکت کی۔ ایک سیکنڈری سکول میں محترم حافظ صاحب نے سات تقاریر کیں۔ ۲۵ر اکتوبر کو UTRECHT کی یونیورسٹی میں آپ نے اسلام کے موضوع پر ۷۰ کے قریب سامعین میں تقریر فرمائی اور سوالات کے جواب دیئے اور اسلامی ممالک کی سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ اسی طرح پاکستان ایمبیسی کی ایک تقریب میں مکرم حافظ صاحب کو شرکت کا موقعہ ملا اور بعض احباب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اسکے بعد ایرانی ایمبیسی میں ایرانی کونصر کی شادی کی تقریب میں مکرم حافظ صاحب مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر جو ان دنوں یورپین مشن کانفرنس سے سپین لوٹتے ہوئے ہیگ میں ٹھہرے تھے۔ اور خاکسار کو شمولیت کا موقعہ ملا جس کے نتیجہ میں بعض اشخاص سے رسم و راہ پیدا ہوئی۔ مکرم حافظ صاحب ستمبر کے مہینہ میں ہفتہ عشرہ کے لئے کوپن ہیگن تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے یورپین مشن کانفرنس میں ہالینڈ مشن کی طرف سے شرکت فرمائی علاوہ ازیں انفرادی طور پر بھی مکرم حافظ صاحب اور خاکسار کو چند ایک اشخاص سے گفتگو کرنے اور لٹریچر دینے کا موقعہ میسر آیا۔

مسجد میں ایرانی کونصلر کی شادی

۲۵ ستمبر کو مشن ہاؤس میں ایرانی کونصلر اور قائم مقام سفیر مسٹر کاظمی کا نکاح اور تقریب شادی نہایت شاندار طور پر ادا ہوئی ایرانی کونصل نے خود چودہ پندرہ روز پہلے مشن ہاؤس آکر مکرم حافظ صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ایک ڈچ خاتون سے شادی کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ یہ نکاح اور شادی اسلامی طریق پر آپ کے ذریعہ ہو۔ خاتون یوں تو مسلمان ہو چکی ہیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر کلمات پڑھ کر مسلمان ہونا باقی ہے جسے اسی دن آپ نے ادا کرنا ہے۔

اس تقریب کے لئے ۲۵ ستمبر کو دس بجے کا وقت رکھا گیا تھا صبح آٹھ بجے ہی کرسیاں ترتیب دے دی گئیں اور گلدانوں میں تازہ پھول رکھ دیئے گئے۔ رنگین کاغذوں سے کسی حد تک ہال کو آراستہ بھی کیا گیا۔ مسجد میں ایرانی کونصلر کی شادی کی خبر ایک دو دن پہلے ہی اخباروں میں شائع ہو چکی تھی۔ صبح نو بجے پولیس نے مشن ہاؤس کے سامنے سڑک کا ایک خاص حصہ ایرانی کونصلر اور آنے والے معززین کی کاروں کے لئے محفوظ کر دیا۔ اس روز صبح نو بجے ہی مہمان آنے لگ گئے۔ پونے دس بجے تک مشن ہاؤس کے اندر اور باہر کھاری ہجوم سا ہو چکا تھا۔ پندرہ کے قریب پریس کے نمائندے اور پریس فوٹو گرافر کیمرہ اٹھائے منتظر تھے کہ اتنے میں ایرانی کونصل کی سیاہ رنگ کی کار آکر رکی دروازہ کھلا۔ کاظمی صاحب اور ان کی ہونے والی بیگم باہر نکلے اور مشن ہاؤس میں داخل ہو کر ہال کے اندر صوفوں پر بیٹھ گئے۔ ڈچ لوگوں کے لئے یہ ایک خاص تقریب تھی کہ ایسی شخصیت ایک ڈچ خاتون سے شادی کر رہی ہے اور یہ شادی اسلامی طریق پر اسلامی مشن میں ادا ہو رہی ہے۔ چنانچہ بہت سے معززین شامل ہونے کے لئے آئے۔ مکرم حافظ صاحب نے سب سے پہلے اس ڈچ خاتون کو باقاعدہ مسلمان کیا اور اس نے خود عربی کلمات اونچی آواز سے دہرا کر مسلمان ہونے کی گواہی دی۔ اس کے بعد خطبہ نکاح پڑھا گیا۔ نکاح خوانی کے بعد ایرانی کونصلر مسٹر کاظمی نے اپنی بیوی کو قرآن مجید کا انگریزی نسخہ جو مسجد کی طرف سے انہیں پیش کیا گیا تھا بطور تحفہ دیا اس ساری کارروائی کا نظارہ کرنے کے لئے ہال میں لوگ ایک دوسرے کے شانے سے لگ کر کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ ہال میں جگہ کی قلت کے باعث مہمانوں کی ایک خاصی تعداد باہر جا کر ہال کے دریچوں میں سے شیشے میں سے جھانک رہی تھی۔

آخر میں اس خوشی کے موقع پر مٹھائی اور ٹھنڈے مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس تقریب پر آنے والے مہمانوں میں سیاسی مدبرین اور بہت سے معزز احباب شامل ہوئے۔

اس تقریب شادی کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن کا بہت چرچا ہوا ملک کے ۵۷ اخباروں میں اس موقعہ کی تصاویر اور خبر چھپ چکی ہے۔ ۵۷ تراشے ہمیں مل چکے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کی ہمیں خبر نہ ہو سکی ہو۔

ایرانی کونصل مسٹر کاظمی بہت شریف آدمی ہیں اور ایران کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے مشن کے خیرخواہ ہیں اور خوشگوار تعلق رکھتے ہیں۔

الاسلام

"الاسلام" ڈچ زبان میں ہالینڈ مشن کا ماہنامہ ہے جو ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ اس کا سرورق آرٹ پیپر پر سادہ مگر دیدہ زیب رنگ میں چھپتا ہے۔ اندر کے صفحات کمی وسائل کی وجہ سے سائیکلوسٹائل کئے جاتے ہیں۔ یہ پرچہ ہر ماہ دو صد کی تعداد میں چھپتا ہے اور ڈچ نومسلم بھی مضامین لکھ کر تحریری اعانت کرتے ہیں۔ اس دوران میں بھی یہ دو صد کی تعداد میں باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا اور مسلم غیر مسلم اور مختلف اداروں کو بھجوایا گیا۔

اگست کا شمارہ "ہمارا رسول" وغیرہ مضامین پر مشتمل تھا۔ ستمبر کے الاسلام میں "محمدؐ بائیبل میں" "اقتباسات کشتی نوح" "حدیث" "مشن کی خبریں"۔ ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اکتوبر کے پرچے میں "عیسائیت" "محمدؐ بائیبل میں" "یورپین مشنز کانفرنس" "ایک انٹرویو" وغیرہ مضامین اشاعت پذیر ہوئے۔

قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ نے دو ڈچ افراد کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ! احباب جماعت سے ان کی استقامت اور ایمان میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عشرہ وقف جدید

وقف جدید کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔ اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔"

(ناظم مال وقف جدید)

بجٹ فارم مجلس انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ کو ۱۹۶۲ء کے لئے بجٹ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں اگر کسی مجلس کو نہ ملے ہوں تو مرکز کو اطلاع کر دی جائے تاکہ دوبارہ بجٹ فارم بھجوا دیئے جائیں۔ مجالس ان فارموں کو پر کر کے ۲۰ دسمبر تک مرکز میں بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ تاکہ نئے سال میں کام شروع کرنے میں دقت نہ ہو۔

بجٹ پر کرتے وقت یہ امر ملحوظ رکھا جائے کہ چندہ جات کی منظور شدہ شرح حسب ذیل ہے:- چندہ مجلس ½ پیسہ (دھیلا) فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع۔ ایک روپیہ سالانہ۔ چندہ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ سالانہ۔ چندہ تعمیر حسب استطاعت۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان عارضی دکانات بر موقع جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانوں کی درخواستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام معہ سفارش امیر یا صدر صاحب مقامی ۱۲/۱۲/۶۱ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

یہ اجتماع خالص مذہبی ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر درخواست دہندہ کو اجازت دی جائے۔ ہر درخواست دہندہ اپنی درخواست لکھتے وقت یہ ضرور لکھے کہ وہ تقاریر کے دوران دکان بند رکھے گا اور صرف مقررہ جگہ پر دکان رکھے گا۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی تاج دین صاحب لائلپوری ناظم دارالقضاء ربوہ ایک عرصہ سے پاؤں پر پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) میں چند دنوں سے بعارضہ نمونیا بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ماسٹر سید محمد عبداللہ شاہ چک ۵۱ گ ب مشن ہائی سکول خوشپور تحصیل سمندری ضلع لائلپور)

(۳) مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ــ ــ ــ ــ ــ بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد منہاس)

(۴) میری اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ گذشتہ دو ماہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن الٰہی پارک مصری شاہ۔ لاہور)

(۵) میری صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ میرے بہنوئی مستری محمد عبداللہ صاحب تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کی لڑکی بھی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ ہم سب کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل زیدی حال لاہور)

بہشتی مقبرہ کی زیبائش کیلئے

چندہ شرط اوّل حیثیت کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے

از مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اخبار الفضل مجریہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء میں خاکسار نے بہشتی مقبرہ ربوہ کا محل وقوع اور اس کی ضروریات کو پیش کرتے ہوئے اس امر کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ وصیت کرنے والے دوست اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اوّل دیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحریک کی تھی کہ جو دوست کسی وقت پہلے وصیت کر چکے ہیں۔ مگر چندہ شرط اوّل انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق نہیں دیا تھا۔ وہ اب بھی ضروریات بہشتی مقبرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کمی کو پورا کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

جہاں تک نئی وصایا کا تعلق ہے اُن کے ساتھ چندہ شرط اوّل آنے والی رقوم میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس لئے مقامی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال۔ سکرٹری صاحبان وصایا اور مرکز کے انسپکٹر صاحبان بیت المال اور انسپکٹر صاحبان وصایا کو اس مختصر نوٹ کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہونے والے نئے احباب سے اُن کی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اوّل وصول کیا کریں۔ اور ہرگز کوئی ایسی رقم اُن سے قبول نہ کریں جو ان کی حیثیت سے کم ہو۔ موصیوں کی حیثیت کا پتہ لینا کوئی دشوار کام نہیں۔ خود ان کی وصایا ہی اُن کی حیثیتوں کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ کہ

"پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک
شخص جو اس قبرستان
میں مدفون ہونا چاہتا ہے
وہ اپنی حیثیت کے لحاظ
سے ان مصارف کے لئے
چندہ داخل کرے" (جو
اس مقبرہ کی زیبائش و آرائش
کے لئے ضروری ہیں۔)

اس لئے مرکزی اور مقامی عہدہ داروں کو وصایا لیتے وقت موصیوں کی حیثیتوں کو ملحوظ رکھنا اور اُن کی حیثیتوں کے مطابق اُن سے چندہ شرط اوّل لینا ضروری ہے ورنہ بہشتی مقبرہ ربوہ کی ظاہری حالت دیدہ زیب نہیں بن سکتی۔ اور اس کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ ضروریات مقبرہ کی تفصیل اخبار الفضل مجریہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء میں عرض کی جا چکی ہے۔ مختصر طور پر دوبارہ عرض ہے:۔

(۱) مقبرہ کی بیرونی دیوار شکستہ ہو کر مسمار ہو چکی ہے۔ اور یہ پہلی چیز ہے جس کی تعمیر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ خرچ پانچ ہزار سے کچھ کم و بیش ہے۔

(۲) اس دیوار کے جنوب مشرق اور جنوب مغرب کے دونو دروازے جاذب نظر ہونے چاہئیں۔

(۳) دونو دروازوں سے جو سڑکیں بڑی پختہ سڑک سے ملتی ہیں وہ پختہ ہونی چاہئیں اس وقت وہ نہ صرف کچی ہیں بلکہ شکستہ حالت میں ہیں۔ اور ہر سال بارشوں کا پانی اُن کی مٹی بہائے جاتا ہے۔

(۴) ان دونو سڑکوں پر سایہ دار درخت ہونے چاہئیں۔

(۵) چار دیواری کے اندر مختلف سمتوں میں روشیں اور روشوں میں سایہ دار درخت اور پھولدار پودے ہوں۔

(۶) پہاڑوں سے بارشوں کے تیز و تند آنے والے پانی کی جو قبور کو نقصان پہنچاتا ہے روک تھام بھی ضروری ہے اس کا رُخ مناسب انتظام کے ساتھ کسی دوسری طرف موڑنا ہے۔

(۷) مقبرہ کے درختوں اور پودوں کی آبپاشی اور اس خطۂ زمین کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے پانی کا انتظام بھی ازبس ضروری ہے۔ جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ ٹیوب ویل لگوا رہی ہے اور تین سال سے اس پر ایک خطیر رقم خرچ کر چکی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس مرتبہ پانی کے حصول میں کامیابی ہو گی۔

(۸) قبور کی سالانہ مرمت اور حفاظت بھی اسی انتظام کا ضروری حصہ ہے۔

یہ سارے اخراجات شرط اوّل کی مد سے ہونے چاہئیں۔ مگر اس مد سے بمشکل اور صرف آخری غرض پوری ہو رہی ہے۔ باقی اغراض کے لئے نہ روپیہ ہے۔ اور نہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے توجہ۔ مگر یہ ساری اغراض نہایت ضروری ہیں۔ اور ان کے لئے روپیہ جمع ہونا اور جمع ہوتے رہنا ازبس ضروری ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ ضروریات بہشتی مقبرہ کی طرف احباب کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وصیت کرتے وقت وہ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرط اوّل داخل کیا کریں۔

پُرانے موصیوں میں سے بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی آئندہ اشاعت میں دئے جائیں گے۔ مگر درخواست کی جاتی ہے کہ دوسرے موصی مخیر احباب بھی بہت جلد توجہ فرمائیں اور "کامل الایمان" مرحومین کی آرامگاہوں کو مناسب حد تک مزین کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ والسلام

زیبائش بہشتی مقبرہ کے لئے

معطی احباب

پرانے موصی احباب میں سے جن اصحاب نے چندہ شرط اوّل میں اضافہ کر کے نقد ادائیگی کر دی ہے یا وعدے ارسال فرمائے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے دوسرے موصی احباب سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس طرف جلد توجہ فرمائیں اور "کامل الایمان" مرحومین کی آرام گاہوں کو مناسب حد تک مزین کرنے میں ہماری امداد فرمائیں۔ یاد رہے کہ یہ چندہ شرط اوّل حصہ آمد یا حصہ جائداد یا کسی اور چندے میں شامل نہیں ہو گا۔ بلکہ صرف زیبائش بہشتی مقبرہ کے لئے شرط اوّل کی مد میں داخل ہو گا اور صراحت کے ساتھ اسی مد میں رقوم ارسال فرمائی جائیں۔ اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا جائے۔ تاکہ مرسلہ رقم کے متعلق یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ کسی تازہ وصیت کا چندہ ہے جو ابھی منظور نہیں ہوئی۔

(۱) مکرم شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۱۲۳۱ — ۱۰۰۰

(۲) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ وصیت ۳۴۰۰ — ۱۰۰

(۳) مکرم شیخ فضل احمد صاحب ابن شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۸۵۰۸ — ۱۰۰

(۴) مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۱۲۶۱۳ — ۱۰۰

(۵) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ۳۸۴۷ — ۵۰

(۶) خاکسار قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ وصیت ۳۸۱۸ — ۵۰

(۷) مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب ربوہ وصیت ۹۶۰۷ — ۱۰۰

(۸) مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب ربوہ وصیت ۱۴۶۱۰ — ۱۰۰

(۹) مکرم قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ وصیت ۴۲۹۷ — ۱۰۰

(۱۰) مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا وصیت ۱۱۰۳۹ — ۱۰۰

(۱۱) مکرم صوفی محمد حسین صاحب ربوہ وصیت ۱۲۲۹۳ — ۱۰۰

(۱۲) مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب کلرک بیت المال ربوہ وصیت ۱۴۱۵۰ — ۱۰۰

(۱۳) مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب شاکر کلرک بہشتی مقبرہ ربوہ وصیت ۴۲۸۱

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کہ جب اسلام پر ایسی مایوسی کی حالت طاری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی اپنا بندہ مبعوث کرتا ہے جو دین کو از سر نو زندہ کرتا ہے۔ تاریخ اسلام بھی اس کی گواہی دیتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان نے اللہ تعالیٰ کے اس پروگرام کو دیر سے نظر انداز کر رکھا ہے اور ان مصائب میں گرفتار ہوتا چلا گیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ میں ظہر الفساد فی البر و البحر کی صورت میں آشکار ہو رہی ہیں۔ ان کی تھوڑی سی تفصیل معاصر نے اپنے مقالہ میں دی ہے۔ جس کے اقتباس ہم نے اوپر درج کئے ہیں۔

الغرض آج اگر مسلمان مسلمان نہیں رہا اور الحاد کی منجدھار میں بہتا چلا جا رہا ہے تو یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ اس نے صدیوں سے مجددین ربانی کی آواز کو سنا ان سنا کر رکھا ہے۔ وہ اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتا رہا ہے اور مجددین کا تمسخر اُڑاتا رہا ہے۔ یہ اس کی سزا ہے۔ ہاں یہ اسکی سزا ہے جو مل رہی ہے اور جس کا معاصر اس قدر شاکی ہے۔ جیسا کہ اس کے آخری لفظوں سے واضح ہوتا ہے خود فطرت بار بار معاصر کو بھی متنبہ کرتی ہے۔ مگر وہ باز نہیں آتا۔ اس لئے سوا حسرت و یاس کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

سال رواں کے پہلے سات ماہ میں یعنی یکم مئی سے ۳۰ نومبر تک بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی کی رفتار احباب کی اطلاع کے لئے نیچے درج ہے۔ یہ اعداد ہر جماعت کے بجٹ کے مقابلہ میں اس جماعت کی فی صدی وصولی ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت تک اٹھاون فیصدی وصولی ہونی چاہیئے تھی۔ لہٰذا جن جماعتوں کی وصولی اس سے کم ہے ان جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس کمی کے لحاظ سے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیجئے تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

بجٹوں کا بھی دوبارہ جائزہ لیا جائے۔ کیونکہ بجٹوں کی پڑتال سے کئی جماعتوں کے متعلق یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے بجٹوں میں بعض احباب کے نام درج نہیں۔ اور بعض احباب کی آمدنیاں ان کی اصل آمد سے بہت کم دکھائی گئی ہیں۔ موجودہ ضروریات کے پیش نظر ازبس لازمی اور ضروری ہے کہ ہر دوست سے اس کی استطاعت کے مطابق چندہ وصول کیا جائے تا جماعتی سرگرمیوں کو اور خصوصاً تعلیم و تربیت کے کام کو خاطر خواہ حد تک پھیلایا جا سکے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین ارشاد کا منشاء مبارک ہے۔

(الف) بیس۲۰ ہزار روپے سے زائد بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱	کراچی	۶۴	۲	لائلپور شہر	۵۱
۳	کوئٹہ	۴۸	۴	ربوہ (اوسط تمام محلہ جات)	۴۵
۵	سول لائن (لاہور)	۴۳	۶	لاہور (اوسط تمام حلقہ جات)	۳۸
۷	سرگودھا	۳۶	۸	اسلامیہ پارک (لاہور)	۳۵
۹	سیالکوٹ شہر	۳۵	۱۰	راولپنڈی	۳۲
۱۱	پشاور	۳۲	۱۲	ڈھاکہ	۲۶

ب۔ بجٹ دس۱۰ ہزار سے بیس۲۰ ہزار روپے تک

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱	ملتان شہر	۶۷	۲	شیخوپورہ	۵۲
۳	گھمیانہ	۴۹	۴	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۴۸
۵	مربنگ	۴۶	۶	حیدر آباد	۴۰
۷	گوجرانوالہ	۳۷	۸	گنج مغلپورہ (لاہور)	۳۳
۹	گجرات	۳۰	۱۰	چٹاگانگ	۲۵
۱۱	کینال پارک (لاہور)	۲۴	۱۲	کنری	۱۶
۱۳	لاہور چھاؤنی	۹	۱۴	باندھی	۳

ج۔ بجٹ پانچ ہزار سے دس۱۰ ہزار روپے تک

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱	دہلی دروازہ (لاہور)	۶۱	۲	مصری شاہ لاہور	۵۷
۳	نیلا گنبد (لاہور)	۵۳	۴	دار الصدر شرقی (ربوہ)	۵۳
۵	اچھرہ (لاہور)	۵۲	۶	کیمبل پور	۵۱
۷	دار الرحمت شرقی (ربوہ)	۴۹	۸	قصور	۴۸
۹	جہلم	۴۵	۱۰	واہ کینٹ	۴۴
۱۱	مردان	۴۲	۱۲	وزیر آباد	۴۱
۱۳	اوکاڑہ	۴۰	۱۴	سلطان پورہ (لاہور)	۴۰
۱۵	نوشہرہ چھاؤنی	۴۰	۱۶	سنت نگر (لاہور)	۳۹
۱۷	محمد آباد اسٹیٹ	۳۷	۱۸	بشیر آباد اسٹیٹ	۳۷
۱۹	ملتان چھاؤنی	۳۶	۲۰	بھاٹی دروازہ (لاہور)	۳۵
۲۱	منٹگمری	۳۲	۲۲	نرائن گنج	۲۷
۲۳	دار الصدر غربی الف (ربوہ)	۲۵	۲۴	محمود آباد اسٹیٹ	۲۳
۲۵	کھاریاں	۲۰	۲۶	کوہاٹ	۱۷
۲۷	تیج گاؤں	۱۶	۲۸	داؤد خیل	۱۶
۲۹	رحیم یار خاں	۱۲			

د۔ بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپے تک

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی	نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱	چک ۱۸ بہوڑو	۸۹	۲	دار النصر (ربوہ)	[illegible]۳
۳	گڑھی شاہو (لاہور)	۷۵	۴	بہاولنگر	۶۷
۵	انور آباد	۶۰	۶	آنبہ کرم پور	۵۵
۷	رسالپور	۵۵	۸	دار البرکات (ربوہ)	۵۵
۹	نوابشاہ	۵۴	۱۰	میرپور خاص	۵۱
۱۱	گوٹھ غلام رسول	۵۱	۱۲	جوہر آباد	۵۰
۱۳	مانسہرہ	۴۷	۱۴	دار الرحمت غربی (ربوہ)	۴۶
۱۵	دار الصدر جنوبی ربوہ	۴۵	۱۶	مظفر گڑھ	۴۵
۱۷	ڈیرہ اسماعیل خاں	۴۵	۱۸	ناصر آباد اسٹیٹ	۴۴
۱۹	ڈوگری گھنن	۴۴	۲۰	چنیوٹ	۴۴
۲۱	دار الرحمت فیکٹری ایریا	۴۳	۲۲	حافظ آباد	۴۲
۲۳	فورٹ سنڈیمن	۴۲	۲۴	دار الرحمت وسطی (ربوہ)	۴۱
۲۵	بدوملہی	۴۱	۲۶	احمد آباد اسٹیٹ	۴۰
۲۷	ڈسکہ	۳۷	۲۸	منڈی بہاؤالدین	۳۶
۲۹	کوہ مری	۳۶	۳۰	ایبٹ آباد	۳۵
۳۱	محمد نگر (لاہور)	۳۵	۳۲	پرانی انارکلی (لاہور)	۳۵
۳۳	بصیرہ	۳۵	۳۴	سکھر	۳۴
۳۵	دوالمیال	۳۴	۳۶	راج گڑھ چوبرجی (لاہور)	۳۳
۳۷	ننکانہ صاحب	۳۳	۳۸	دیوکے	۳۲
۳۹	دھرمپورہ (لاہور)	۳۱	۴۰	چک ۱۱۷ چھور	۳۱
۴۱	کریم نگر	۳۱	۴۲	دار الیمن (ربوہ)	۳۰
۴۳	گوجرہ	۲۹	۴۴	لالہ موسیٰ	۲۹
۴۵	دار الصدر غربی ب (ربوہ)	۲۸	۴۶	چک ۹۸ ج ب ہسیانہ	۲۷
۴۷	چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلہ	۲۲	۴۸	بہاولپور	۲۱
۴۹	احمد نگر متصل ربوہ	۲۱	۵۰	نوکوٹ	۲۱
۵۱	چک ۱۶۶ مراد	۲۰	۵۲	گھنوکے ججہ	۲۰
۵۳	چک ۱۲۷ ر ب ہیلولپور	۱۹	۵۴	گکھڑ منڈی	۱۹
۵۵	چک ۴۹ ر ب گھسیٹ پور	۱۸	۵۶	برہمن بڑیہ	۱۸
۵۷	ڈیرہ غازیخاں	۱۷	۵۸	جڑانوالہ	۱۷
۵۹	موسے والہ	۱۷	۶۰	سانگلہ ہل	۱۶
۶۱	اسماعیل آباد ملتان	۱۵	۶۲	چارسدہ	۱۳
۶۳	کرونڈی	۱۲	۶۴	میانوالی	۱۲
۶۵	چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال	۱۱	۶۶	کرتو پنڈوری	۱۱
۶۷	پیراں غائب ملتان	۹	۶۸	چک ۳۳ ج ب دھیرو کے	۹
۶۹	مسن باڈہ	۷	۷۰	چک ۳ ج ب	۳
۷۱	نادنگ منڈی	۳	۷۲	کھاد فیکٹری ملتان	×

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اطلاعات

۱۔ ٹریننگ ریلوے بوائے فائرمین: اسامیاں ۷۵۔ عرصہ ٹریننگ ۳ سال۔ دوران ٹریننگ الاؤنس ۵۰/۰ ماہوار۔ تھرڈ گریڈ فائرمن مقرر ہونے پر تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰۔ الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ قد ۵'-۵"۔ چھاتی ۳۲ ½ تا ۳۵ ½۔ وزن ۱۱۵ پونڈ۔ عمر ۲۶/۱۲ کو ۱۶ تا ۲۰۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام جنرل منیجر (پرسانل) پی ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپرس روڈ لاہور ۲۶/۱۲/۶۱ تک۔ (پ ۔ ٹ ۳۰/۱۱/۶۱)

۲۔ ریلوے کلرک گریڈ ون مغلپورہ: خالی اسامیاں ۸۵۔ ویٹنگ لسٹ پر ۵۰۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰۔ تحریری امتحان انگلش و جنرل نالج۔ انٹرویو۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ ۳۱/۱۲ کو عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۳/۱۲ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس پی ڈبلیو آر مغلپورہ

۳۔ انٹرنیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان: لاہور ۱۴ تا ۱۶ دسمبر ۶۱ء۔ راولپنڈی ۱۹ دسمبر ۶۱ء۔ کراچی ۵ تا ۶ جنوری ۶۲ء (پ ۔ ٹ ۲/۱۲/۶۱) (ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۴۷ :- میں سکینہ بیگم زوجہ شیخ امیر علی قوم شیخ قانگوئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶ الم ج۔ب سودھی ڈاک خانہ مہدی آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ ۱۔ کڑے طلائی دو عدد وزنی چھ تولہ قیمت -/۷۲۰ روپیہ ۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت -/۱۲۵ ۔ ۳۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ قیمت -/۵۰۔ ۴۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ قیمت -/۴۰ ۵۔ میں حق مہر کے عوض ایک پرانی سنگر مشین خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جسکی قیمت -/۱۰۰ ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات اور مشین جائیداد مذکورہ بالا وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

مہر دراصل پانچصد روپیہ تھا۔ جس میں سے یکصد روپیہ کی مشین لے لی تھی اور بقیہ رقم ۱۹۴۴ء میں معاف کر دی تھی۔ فقط ۱۲/۹/۶۱ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :- سکینہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- سبحان علی سیکرٹری مال چک ۱۶ الم ج۔ب سودھی ضلع لائلپور

گواہ شد :- شیخ عبد الصمد چک ۱۶ الم ج۔ب سودھی ڈاک خانہ مہدی آباد ضلع لائلپور

نمبر ۱۶۳۴۸ :- میں نواب بی بی بیوہ فوجدار صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوٹھے والا چاہ کرم چند والہ ڈاک خانہ بستی رام سنگھ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند کی زندگی میں ہی ان کو معاف کر دیا تھا۔ زیور بھی اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ۱۰ اراضی نہری رقبہ ۲ کنال واقع چاہ کرم چند والا موضع کوٹھیوالہ ڈاکخانہ بستی رام سنگھ تحصیل و ضلع ملتان۔ جسکی قیمت مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف۔ محمد شریف ولد فوجدار صاحب فرزند حقیقی موصیہ۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا نواب بی بی بیوہ فوجدار صاحب مرحوم چاہ کرم چند والہ تحصیل و ضلع ملتان۔

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد :- نشان انگوٹھا چوہدری عبد الغنی صاحب ولد فوجدار صاحب مرحوم۔ جماعت احمدیہ موضع کوٹھیوالہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ سربمہر ٹنڈر لیبر اور میٹریل ریٹ سمیت ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں۔ جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	تکمیل کی مدت
۱	(i) نشاط آباد میں ایس ایم کے کوارٹر کیو-۲۸/آر کا ایک یونٹ، اے ایس ایم کے کوارٹرز کیو-۲۷/ کے دو یونٹ اور درجہ چہارم کوارٹرز کیو-۲۶ کے آٹھ یونٹ تعمیر کرنا	-/۴۲۰۰۰ روپے	-/۹۰۰ روپے	چار ماہ
	(ii) سلطان پور میں گینگ ہٹس کے آٹھ یونٹ تعمیر کرنا	-/۱۶۰۰۰ روپے	-/۴۰۰ روپیہ	چار ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۱۲ دسمبر ۱۹۶۱ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۱ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کرنا چاہیے۔ کور والے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹنڈر دہندوں کو نرخوں کا حوالہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے دینا چاہیے اور ان کو چاہیے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقع پر معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ - پ۔ ڈبلیو آر۔ لاہور

جلسہ سالانہ پر الفضل کا چندہ جمع کرانے والے احباب سے ضروری گذارش

بہت سے احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل کا چندہ جمع کروایا کرتے ہیں ایسے احباب کی اطلاع اور سہولت کی غرض سے عرض ہے کہ وہ چندہ جمع کراتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ جن دوستوں کو خریداری نمبر یاد نہ ہو وہ یہ نمبر نوٹ کر کے آئیں۔ یا پتے کی مکمل چٹ اخبار سے اتار کر ساتھ لیتے آئیں۔ تا کم از کم وقت میں بغیر کسی دقت کے ان کا چندہ جمع ہو سکے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم سید مختار احمد شاہ صاحب خلیل انسپکٹر بیت المال کے چھوٹے بھائی محمد شفیع اللہ خان کی سیفری کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ نیز صابر احمد خلیل دق کی مرض میں عرصہ سے مبتلا ہیں۔ ہر دو کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد کارکن دفتر بیت المال ربوہ)

پاکستان کو جاپان سے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا مزید قرض ملے گا

مشترک صنعتیں قائم کرنے کے لئے متعدد جاپانی وفد پاکستان آئیں گے۔ (وزیر صنعت)

راولپنڈی ۶ دسمبر۔ پاکستان کو جاپان سے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا ایک اور قرض ملنے کی توقع ہے۔ اس کا انکشاف وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کل جاپان۔ ملایا اور تھائی لینڈ کے دورے سے واپسی پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کیا۔

مسٹر خان نے کہا کہ میں نے اپنے دورہ جاپان میں پارچہ بافی کی مشینوں کی خریداری کے لئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے مزید قرض کے لئے بات چیت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے توقع ہے کہ چند ہفتوں میں یہ قرضہ مل جائے گا اور جاپانی حکومت کے فیصلے کی اطلاع مل جائے گی۔ یہ قرضہ دو کروڑ ڈالر کے اس قرض کے علاوہ ہوگا جو حال ہی میں دیا گیا ہے اور اس کا تعلق ان قرضوں سے نہیں ہوگا جو ہمیں امداد پاکستان کلب کی وساطت سے ملیں گے۔ وزیر صنعت نے بتایا کہ پاکستان نے پچھلے سال دو کروڑ ڈالر کا جو قرضہ دیا تھا اسے پوری طرح استعمال کیا جا چکا ہے۔ وزیر صنعت نے بتایا کہ آئندہ مہینوں میں متعدد جاپانی وفد آکر مشترک صنعتیں قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گے جن میں ٹیلی ویژن، ریڈیو سیٹ ٹرانسسٹر اور پارچہ بافی کی مشینیں تیار کرنے کی صنعتیں بھی شامل ہیں۔ آپ نے کہا کہ جاپانی صنعتیں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہیں اور انہوں نے ہمارے ترقیاتی پروگرام میں امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

آپ نے ایک سوال پر بتایا کہ ممکن ہے پاکستان ملایا سے لوہا برآمد کرے۔ میں نے ملایا کے دوران قیام میں حکومت سے اس سوال پر بات چیت کی تھی۔ اور اس کا ردعمل حوصلہ افزا ہے۔ آج کل ملایا اپنا خام لوہا جاپان کو برآمد کر رہا ہے۔

وزیر صنعت نے اس سے قبل لاہور کے ہوائی اڈے پر اے۔ پی۔ پی کے نمائندے سے باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ جاپان نے پاکستان کی صنعتی ترقی سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور وہ یہاں فولاد، بھاری کیمیاوی اشیاء، ریان اور متعدد دوسری اشیاء قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

مسٹر ابوالقاسم خان نے کہا کہ دس دسمبر کو جاپان کا ایک وفد کراچی پہنچے گا جو پاکستان کے بڑے شہروں میں ٹیلی ویژن سٹیشن قائم کرنے کی تجاویز پر پاکستانی حکام سے بات چیت کرے گا۔ آپ نے بتایا کہ جاپانی حکومت کے نمائندوں سے تفصیلی بات چیت کے بعد مجھے یقین ہوگیا ہے کہ ہمیں جاپان کی حکومت اور نجی سرمایہ کاروں سے جلد ہی کافی امداد مل جائے گی۔ جاپان کے وزیر اعظم وزیر خزانہ اور وزیر داخلہ پاکستان کو امداد دینے کے حامی ہیں۔ وزیر صنعت نے یہ بھی بتایا کہ بونس واؤچروں پر درآمد کردہ اونی کپڑوں کی قیمتیں مقرر کرنے کے سوال پر صدارتی کابینہ غور کرے گی۔

مسٹر عثمان ٹیکسٹائل کمشنر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۶ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق وزارت صنعت کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ایں ایم عثمان کو ٹیکسٹائل کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کو گرم کپڑے کی قیمتیں مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!